

رب کے زیارت
نمبر 3481
ایک وعظ
شائع شدہ جمعرات، 14 اکتوبر، 1915
دی گئی از سی۔ ایچ۔ اسپرجن
میٹروپولیٹن ٹیبرنیکل، نیون گٹن میں
اتوار کی شام، 1 اکتوبر، 1871 کو

پس وہ شاگرد جسے یسوع نے محبت کی تھی، پطرس سے کہنے لگا، یہ ہی رب ہے۔ جب شمعون پطرس نے سنا کہ یہ ہی رب ہے، تو اس نے اپنی مچھلی پکڑنے کی چوغہ باندھی (کیونکہ وہ برہنہ تھا) اور خود کو سمندر میں پھینک دیا۔ اور دوسرے شاگرد ایک چھوٹی کشتی میں آئے، کیونکہ وہ زمین سے دور نہیں تھے، بلکہ تقریباً دو سو ہاتھ کے فاصلے پر تھے، جال مچھلیوں سے "بھرتے ہوئے۔"
یوحنا 7:21-8

جب تک ہمارے رب اپنے روح القدس کو اپنے رسولوں پر نہ ڈال دے، انہیں انتظار کرنا پڑا۔ ان کے لیے بہتر تھا کہ وہ چلے جائیں اور اپنی جلالت میں چڑھ جائیں۔ پھر جب وہ انسانوں کے لیے نعمتیں لے کر آئیں اور ان نعمتوں کو تقسیم کر دیں، تب وہ روح القدس کی طاقت سے نکل کر انجیل کی تبلیغ کر سکیں گے۔ تب تک انہیں انتظار کرنا تھا، اور سستی نہیں کرنی تھی۔

پس وہ اپنی عام حرفتوں کی طرف لوٹ آئے اور پھر سے چھوٹی کشتی نے جلیلہ کے سمندر کی پہچانی ہوئی لہروں کو چیرتے ہوئے راستہ بنایا۔ وہاں ان کے بہت سے پرانے یادگار لمحات ان کے سامنے آئے۔ اور وہاں، خاص کر اس یادگار رات کو، جس کا ذکر ہم اب کرنے والے ہیں، انہوں نے ایک سبق سیکھا جو ان کی پوری زندگی مچھلی پکڑنے کے کام میں ان کے لیے مفید ثابت ہوگا۔

ان کی حالت اور مقام بالکل ہماری مانند تھی۔ ہم، ایک مسیحی جماعت کے طور پر، روح کی بڑی شکار بازی میں مصروف ہیں، کسی بھی طریقے سے لوگوں کو مسیح کے پاس لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ گناہ کے سمندر کی تاریک پانیوں میں ہم انسانوں کی روحوں کو تباہ کرنے کے لیے نہیں، بلکہ مسیح کے ذریعہ نجات دلانے کے لیے پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی چرچ کا دائمی کام ہے۔ اسے کبھی بھی اس کام سے باز نہیں آنا چاہیے۔ اسی مقصد کے لیے اسے دنیا میں رکھا گیا ہے اور اگر وہ اس مقصد کو پورا نہ کرے تو وہ اپنے رب کے سامنے قصوروار ہے۔

آج کل ہم انہی رسولوں کی طرح کی حالت میں ہیں۔ ہمارے دلوں میں کسی حد تک اس کامیابی سے نارضکی ہے جو حال ہی میں ہمیں ملی ہے۔ دراصل، تمام کامیابیوں سے، جو ہم یا عمومی طور پر مسیحی چرچ نے سالوں سے حاصل کی ہیں۔ ہم پوری طرح نہیں کہہ سکتے، جیسا کہ رسولوں نے کہا، کہ ہم نے کچھ نہیں پکڑا۔ خدا کا جلال ہو، ہزاروں روحوں اس گھر میں اور ان جگہوں پر جو مسیح کی تبلیغ کرتے ہیں، مسیح کی طرف لائی گئی ہیں۔

لیکن جب ہم انسانی معاشرے کے وسیع تر دائرے کے مقابلے میں دیکھتے ہیں—اس دنیا کے جس پر "بدکار" کی گرفت ہے—تو کے وقت Pentecost ہم تقریباً کہہ سکتے ہیں، "ہم نے کچھ نہیں پکڑا۔" نسبتاً، یہ بہت کم ہے—اور آج کی انجیل کی شکار بازی جیسی کامیاب نہیں ہے، یا وہ اوقات جب خدا نے اپنے حضور سے تجدید اور تازگی عطا فرمائی ہو۔

لہذا ہم رسولوں کی طرح ہیں—ہم شکار میں مشغول ہیں، مگر نتائج سے مطمئن نہیں ہیں۔ اب ہمیں معلوم ہے کہ شاید وہ وقت میں بھول گئے تھے کہ ایک ہی چیز ہے جو حالات کو بدل سکتی ہے، اور وہ یہ کہ یسوع ہمارے بیچ ظاہر ہو اور ہمیں بات کرے، ہمیں رہنمائی کا کلام دے اور اپنے آپ کو مچھلیوں کے لیے کشش کا سبب بنائے تاکہ وہ انجیل کے جال کی طرف آئیں۔

میں ہمارے تمام اداروں سے جا کر پوچھ سکتا ہوں، اگر یسوع موجود نہ ہو، "تمہاری کامیابی کیا ہے؟" عبادتِ ہفتہ کی تعلیم گاہ کہے گی، "ہم نے کچھ نہیں پکڑا۔" گلیوں میں تبلیغ کرنے والے کہیں گے، "ہم نے کچھ نہیں پکڑا۔" وہ نوجوان جو کالج سے بھیجے گئے ہیں، وہ بھی افسوسناک جواب دیں گے۔ اور افسوس! ہم جو یہاں کھڑے ہو کر اس جماعت کو تبلیغ کرتے ہیں، اگر "خداوند ہمارے ساتھ نہ ہو تو ہمیں بھی کہنا پڑے گا، "ہم نے ساری رات محنت کی، مگر کچھ نہ پکڑا۔"

اے! کتنا دردناک حساب ہے جو خدا اور اپنے ہم نوعوں کے سامنے پیش کرنا پڑے! مگر ایسا ہونا لازم ہے۔ لیکن اگر یسوع آجائے، تو سب کچھ کس قدر بدل جائے گا! تب واعظ حکمت مند ہو جائے گا۔ وہ جان لے گا کہ جال کہاں اور کس طرح ڈالنا ہے۔ وہ وہ موضوعات چنے گا جو دل کو جھنجوڑ دیں—جو دل کو آگ لگا دیں۔

اور پھر، جب یسوع موجود ہوگا، لوگ انجیل قبول کرنے میں واعظ جتنے خوش ہوں گے، اتنے ہی وہ خوش ہوں گے اسے بیان کرنے میں۔ جال میں مچھلی کے آنے کی خواہش، مابی گیر کے جال ڈالنے کی خواہش کے برابر ہوگی۔ اے خداوند! ہمارے پاس آ جا! مجھے یقین ہے کہ وہ آ چکا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں اسے دیکھ رہا ہوں۔ میرے بعض بھائی کہتے ہیں کہ وہ بھی اس کا ادراک کر چکے ہیں۔ وہ کبھی ہمارے درمیان بالکل غائب نہ رہا، مگر ہم چاہتے ہیں کہ وہ ایک طاقتور کلام فرمائے، ایک عظیم شان کلام—ایسا کلام جو فضل کی میٹھی قید کے ذریعہ، ہزاروں ہزاروں جانوں کو اس کی طرف کھینچ لے اور انہیں زندگی بخشے۔

آج شب میرا ایک ہی موضوع ہے، جو یہاں کی کلیسا اور خدا کے ان بندوں کے لیے ہے جو ایسی ہی امید اور فکر کی حالت میں ہیں۔ میں یسوع مسیح کی آمد کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس کی انتہا درجے کی اہمیت آپ سب محسوس کرتے ہیں۔ میں دعا گو ہوں کہ آپ سب، جو مسیح کے لیے کام کرتے ہیں، اس کی خواہش رکھتے ہوں۔

—اب پیارے، سب سے پہلے ہم دیکھیں کہ یسوع کب آتا ہے

۱

کون تھا جو سب سے پہلے اس کو دیکھ پایا۔

وہ سب سے پہلا جس نے یسوع کو دیکھا، یوحنا تھا۔ اُس نے کہا، "یہی خداوند ہے۔" باقی شاگرد بھی تدریجاً اُسے پہچان گئے۔ ہم جانتے ہیں کہ انہوں نے ایسا کیا، کیونکہ لکھا ہے، "جان کر کہ وہ خداوند تھا"—لیکن سب سے پہلا جو اُسے دیکھ پایا، وہ یوحنا تھا۔ ہم اس سے کیا سبق حاصل کرتے ہیں؟

سب سے پہلے یہ کہ چرچ کی سب سے روشن آنکھیں اُن کی آنکھیں ہوتی ہیں جو سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ جو سب سے زیادہ محبت رکھتے ہیں، وہ پہلے مسیح کو پہچان لیتے ہیں۔ اگر وہ چلا جائے، تو یہی سب سے پہلے افسوس کرتے ہیں۔ اگر وہ واپس آئے، تو یہی بے مثال خوشی سے خوش ہوتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ معرفت آنکھیں کھولتی ہے، مگر میری نظر میں، بہت سی علمی کتابوں کی گرد نے اکثر انہیں اندھی کر دیا ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ تعلیم یافتہ لوگ پہلے نجات دہندہ کو پہچانیں گے، مگر نجات دہندہ کے زمانے میں ایسا نہ تھا، کیونکہ یہ باتیں عقل مندوں اور سمجھداروں سے چھپی رہیں، اور یہ ننھے بچوں کو ظاہر کی گئیں۔

پس محبت کو اپنی تعلیم بنا لو۔ محبت میں بڑھو۔ جاننا محبت کرنے سے بہتر ہے، کیونکہ کوئی آدمی جان بھی لے اور صرف اچھے اور برے کے علم کے درخت کا پھل کھا لے اور اسی سے ہلاک ہو جائے—مگر جو محبت کرتا ہے وہ فرمانبرداری کرتا ہے، اور وہ زندگی کے درخت کا پھل کھائے گا اور خدا کے جنت کے بیج میں بسے گا۔ مبارک ہو یوحنا! تیرا سر نجات دہندہ کے سینے پر تھا، اسی لیے تیری آنکھ عقاب کی مانند تھی۔

کوئی فرشتہ، جیسا کہ سوچا جائے، ملٹن کے فرشتے یوریل جتنا اچھی نظر نہیں رکھ سکتا تھا جو سورج کے بیج میں رہتا تھا۔ وہ روشنی کا عادی تھا۔ وہ دن کے کرہ کی پوری روشنی میں رہتا تھا—بلکہ بالکل اس کے بیج میں۔ اور "جو محبت میں رہتا ہے، وہ خدا میں رہتا ہے"، اور "خدا روشنی ہے"، چنانچہ جو روشنی میں رہتا ہے وہ سب کچھ دیکھتا ہے۔ "مبارک ہیں دل کے پاک لوگ، کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے۔" دل جو خدائی محبت کی آسمانی شعلہ سے پاک ہو، وہی دل خدا کو دیکھ سکتا ہے۔

مگر غور کرو کہ نص میں یوحنا خود کو یہ کہہ کر بیان نہیں کرتا کہ وہ مسیح سے محبت کرتا تھا۔ بلکہ وہ نہایت عاجزی اور تعلیم کے ساتھ کہتا ہے، "وہ شاگرد جسے یسوع نے محبت کی، پطرس سے کہنے لگا، یہ خداوند ہے!" نہیں، میں نے اسے غلط پڑھا۔ اصل میں ہے، "وہ شاگرد جسے یسوع نے محبت کی۔" اے ہاں! یہی طریقہ ہے جس سے فضل ہمارے دلوں کو ہمیشہ سکھاتا ہے کہ اسے پڑھیں۔ بات یہ نہیں کہ ہم اُس سے محبت کرتے ہیں، بلکہ یہ کہ اُس نے ہم سے محبت کی، اور ابھی بھی کرتا ہے۔

مسیح یسوع کے انسان ہونے کی طرف سے اُس مخصوص اور منتخب روح کے دل میں جو بے پناہ محبت تھی، یوحنا ایک محبت کرنے والا شاگرد بن گیا۔ وہ اتنا محبت کرنے والا نہ ہوتا اگر مسیح اس سے زیادہ محبت نہ کرتا۔ اگر تم اُس سے اُس کی محبت کے بارے میں سوال کرتے، جیسا کہ پطرس نے کیا تھا، تو وہ تمہیں بتاتا، "جو خداوند سب کچھ جانتا ہے، جانتا ہے کہ میں اُسے "محبت کرتا ہوں۔"

پر اگر تم اُس سے مسیح کی محبت کے بارے میں بات کرتے، آہ! تو اُس کا چہرہ روشن ہو جاتا، اُس کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھتیں، اور وہ کہتا، "وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔ آہ! اور میں نے اُس سے کئی نرم و ملائم کلمات سنے ہیں۔ اور جب میں نے اپنا سر اُس کے سینے پر رکھا تو میری فکر کی تمام تکالیف ٹھیک ہو گئیں۔" وہ سب کچھ مسیح کی محبت کا منسوب کرتا اور اپنے بارے میں کم ہی کہتا۔

پس، بھائیو، اگر خدا کی محبت تمہارے دلوں میں بہا دی گئی ہے، تو تم جلدی سے یہی دیکھ لو گے۔ تمہاری آنکھوں کی چالاکی تمہاری محبت سے زیادہ اُس کی محبت کی وجہ سے ہوگی۔ پھر تمہاری آنکھیں اُس دلہن کی آنکھوں کی مانند ہو جائیں گی، جیسا کہ گیتِ سنائی میں ہے، "کبوتر کی آنکھوں کی مانند جو پانی کے ندیوں کے کنارے دودھ سے دھولی اور ٹھیک ٹھاک بٹھائی گئی ہیں۔"

اب کبوتر بے شک بہت دور سے اپنے گھروں کو دیکھ سکتا ہے۔ کبوتروں کو آزاد کرو، تو وہ فوراً اپنے اشیانے کی طرف اڑتے ہیں۔ اہ! جن کی آنکھیں مسیح نے "دودھ سے دھولی اور ٹھیک ٹھاک بٹھائی ہیں"، وہ اپنے خداوند کو دور سے دیکھ سکتے ہیں، اور تیز و تند پرواز کے ساتھ اُس کی طرف اڑتے ہیں—اور جب تک وہ اُس کے قدموں یا اُس کے سینے پر نہ بیٹھ جائیں، وہ مطمئن نہیں ہوتے۔

پس جو لوگ نجات دہندہ کو جلدی دیکھ لیتے ہیں، وہی ہیں جو اُس سے محبت کرتے ہیں—بلکہ بہتر یہ کہ، جن سے وہ خود بے حد محبت کرتا ہے۔

اب دھیان دو کہ یوحنا بھی مسیح کی موجودگی کو زیادہ تر اُس کے کاموں کے ذریعے پہچانتا دکھائی دیتا ہے۔ جیسے ہی جال میں مچھلیاں پکڑی گئیں، تب یوحنا نے کہا، "یہ خداوند ہے۔" اور بھائیو، اگر ہم کلیسا میں خداوند کی موجودگی کی تصدیق چاہتے ہیں، تو یہ نتائج سے ہو گی۔ مجھے کچھ مسیحیوں پر شرم آتی ہے جو کسی بھی طرح کی مقدس جوش یا رحمت کی تجدید سے ڈرتے ہیں۔ اگر سال میں دو یا تین لوگ کلیسا میں شامل ہوتے ہیں، تو وہ کہتے ہیں، "یہ خدا کا نشان ہے"، لیکن اگر بہت سے ہوں، تو فوراً شک شروع کر دیتے ہیں۔

اب میرا خیال ہے کہ یہ معقول نہیں، کیونکہ جب سو پچاس اور تین بڑی مچھلیاں پکڑی جائیں، تو ہم کہہ سکتے ہیں، "یہ خداوند ہے۔" ہم کافی یقین کر سکتے ہیں کہ جب اتنے لوگ لائے جائیں، تو خدا وہاں کام کر رہا ہے، اور ہم مسیح کی موجودگی کو پہچان سکتے ہیں۔

میں نے حال ہی میں کچھ اعداد و شمار دیکھے جو امریکہ کے مختلف علاقوں میں رونما ہونے والی تجدید کے بارے میں دیے گئے تھے۔ کہا گیا ہے کہ تجدید کے دوران شامل ہونے والے لوگ عموماً کلیسا کے لیے نقصان دہ ہوتے ہیں، اور اکثر ان میں رجعت پسندی زیادہ ہوتی ہے۔ مگر اگر ہم کچھ کلیساؤں میں آٹھ سال کے عرصے کو دیکھیں، تو معلوم ہوا کہ خدا کی تجدید کے موسم میں شامل ہونے والوں میں رجعت پسندی کی شرح ان کلیساؤں سے کہیں کم تھی جنہوں نے تجدید نہ دیکھی ہو اور جو آہستہ آہستہ ترقی کرتے رہے، جسے ہمارے "صحیح" بھائی بہت سراہتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ یہ لوگ بدترین نہیں بلکہ بہتر مواد تھے—اور وہ آگ میں بھی زیادہ پکے ثابت ہوئے۔

میں جانتا ہوں کہ میں اس خطرے کو مول لینا چاہوں گا—میں خوشی خوشی وہ مبارک خطرہ مول لوں گا کہ ہزاروں لوگ آ کر اپنے ایمان کا اعلان کریں۔ سچ ہے کہ ہم میں کچھ ایسے بھی ہوں گے جو منافق نکلیں گے، مگر اگر میں دس گنا زیادہ گندم حاصل کر سکوں تو میں کچھ بھوسے کو نظر انداز نہ کروں گا۔

کون سونا کان کن کو چھوڑ دے گا کیونکہ اس میں کچھ پتھر بھی ہوں؟ کون کوئلہ کان بند کر دے گا کیونکہ اس میں کچھ چٹانیں ملیں؟ نہیں، اے مبارک خداوند! آؤ، اور اگر تُو چاہے تو جال کو پھٹنے تک بھرا دے—تب ہم کہیں گے، "یہ خداوند ہے۔" اُس کے عظیم کام اُس کو محبت کی آنکھوں سے بھی ظاہر کرتے ہیں۔

مزید دھیان دو کہ جس شخص نے سب سے پہلے معلوم کیا کہ مسیح موجود ہے، وہ یہ راز زیادہ دیر تک چھپائے نہ رکھا، بلکہ اپنے پڑوسی کو قایق میں مڑ کر کہا، "یہ خداوند ہے۔" اہ! اور یہ ہمارے لیے سبق ہے۔ اگر تم میں سے کوئی بادشاہ کا محبوب ہو اور اُس کے ساتھ قربت رکھتا ہو، اور محسوس کرے کہ وہ کلیسا میں موجود ہے، تو آہ! ہمیں بتاؤ، کیونکہ ہم تمہارے خیال کے ہیں۔

ہم بادشاہ کی صحبت کو آسمان کی سب سے بڑی نعمت سمجھتے ہیں۔ ہم میں سے کچھ کو سرگوشی کر دو، کیونکہ ہم خوش ہوں گے کہ یہ مبارک خبر سنیں۔ مگر یوحنا نے سب کو نہ بتایا۔ اُس نے پطرس کو بتایا، کیونکہ پطرس اُس کے بہت قریب تھا۔ میرا خیال ہے کہ یوحنا جزوی طور پر پطرس کے گرنے کا سبب بھی تھا۔ میرا خیال ہے ایسا۔ تم دیکھتے ہو کہ یوحنا ہمیں بتاتا ہے اور کوئی نہیں بتاتا—کہ وہ اُس کے رشتہ دار تھا جو دروازہ سنبھالتا تھا، اور اُس نے پطرس کو اندر لے آیا؟ اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس بات پر خود کو مارا کرتا تھا اور کہتا تھا، "مجھے پطرس کو وہاں لے جانے کا خطرہ مول نہیں لینا چاہیے تھا۔" مجھے اُس جگہ نہیں لے جانا چاہیے تھا جہاں اس سے سوالات کیے جاتے۔

اور وہ ہمیشہ سختی سے پطرس کے ساتھ لگا رہتا ہے، کیونکہ اگرچہ اُس میں پطرس کا گناہ نہ تھا، مگر وہ محسوس کرتا تھا کہ کسی طرح، حادثاتی یا نادانستہ طور پر، اُس نے پطرس کو اُس جگہ لے جا کر جہاں اُس نے گناہ کیا، اُس کی رہنمائی کی۔ پس وہ اُس سے بہت محبت کرتا تھا اور اُسے خوش خبری کا پہلا اشارہ دیا۔

کہا اُس نے اُس سے، "بھائی پطرس، یہ خداوند ہے۔" آہ! اگر آج رات تم خداوند کو پہچانو—اگر تم اُس کے لبوں سے کوئی نرم و مبارک کلام سنو—کیا تمہارے پاس کوئی محبوب نہیں ہے جسے تم یہ بات سنا سکو—کوئی ایسا جو کبھی گمراہ ہوا ہو اور اب ٹوٹے ہوئے دل کے ساتھ خداوند کی طرف لوٹ رہا ہو؟ آہ! اسے سنا دو! سنا دو! فوراً سنا دو، "خداوند ہمارے درمیان ہے۔ ہمارا محبوب کھڑا ہے اور اپنے زخموں اور چھیدے ہوئے ہاتھوں کو دکھاتا ہے۔"

"دیکھو، اے میرے بھائی! اُس کی طرف دیکھو اور میرے ساتھ خوش ہو جاؤ۔"

آہ! مگر تم اسے جسے چاہو سنا سکتے ہو، کیونکہ یہ خوشخبری ایسی ہے جسے کوئی کبھی پوشیدہ نہیں رکھ سکتا۔ سنا دو۔ جہاں بھی موقع ملے سنا دو کہ یسوع مسیح اپنی کلیسا کی زیارت کر رہا ہے۔ غریب گناہ گاروں کو اُڑ اور اُس کی طرف دیکھو جسے تم نے چھیدا ہے، اور جیو۔ جب تم نے کسی کو سنا دیا، تو اور بھی بہتوں کو سناؤ اور انہیں حکم دو کہ وہ اس مبارک خبر کو پہنچائیں کہ یسوع، جو نجات دینے والا ہے، ابھی بھی گناہ گاروں کو قبول کرنے اور ان کے گناہوں کو مٹانے کے لیے تیار ہے۔

—گناہ گاروں کو سناؤ—سناؤ"
"یسوع مسیح دوزخ سے بچا سکتا ہے"

اور وہ موجود ہے، اپنی کلیسا کو ظاہر کر رہا ہے اور جماعت میں عجائبات انجام دے رہا ہے۔

—یہ بات اُن لوگوں کے لیے جو سب سے پہلے اُسے دیکھتے ہیں۔ اب چند کلمات اُن کے بارے میں

||

جو سب سے پہلے یسوع مسیح تک پہنچتے ہیں۔ :

پطرس — جلد باز، گرم جوش، بے صبر — جیسے ہی سنا کہ وہ خداوند ہے، فوراً مچھیرے کا کوٹ باندھا، سمندر میں چھلانگ لگائی، اور کنارے تک تیر کر اپنے استاد کے پاس پہنچ گیا۔ وہ سب پطرس نہ تھے — یہ رحمت تھی کہ وہ نہ تھے۔ مگر ایک پطرس ضرور تھا اور یہ بھی رحمت تھی۔ کوئی پطرس کو ملامت نہ کرے۔ نہ ہی جو لوگ پطرس کے پیچھے نہ چلے ان کو ملامت دی جا سکتی ہے۔ جو کشتی میں رہے وہ بھی درست تھے جیسا کہ پطرس جو کنارے پہنچا۔

لیکن میں جانتا ہوں کہ جہاں کہیں یسوع مسیح حقیقی طور پر موجود ہوتا ہے، وہاں کچھ جرات مند اور باوقار ارواح ضرور ہوں گی جو فوراً اُس تک پہنچنے کی کوشش کریں گی۔ وہ اُس سے محبت کرتے ہیں — وہ پہلے لوگوں میں ہوں گے جو اُس کی موجودگی سے لطف اندوز ہوں گے۔ لیکن اگر آج رات ان میں سے کوئی جوش و ولولے کے عمل کے لئے متاثر ہو تو میں چاہتا ہوں کہ انہیں ایک لمحے کے لیے ہاتھ پکڑ لوں۔ پطرس اپنے استاد تک پہنچنا چاہتا تھا، مگر پہلے وہ اپنے مچھیرے کا کوٹ باندھتا ہے۔ پطرس میں تعظیم ہے، اگرچہ جلدی اور ولولہ بھی ہے۔ وہ خداوند کے حضور لاپرواہی سے، بغیر لباس کے نہیں آئے گا۔ وہ اپنے استاد کی بہت عزت کرتا ہے۔

اے جان، اگر تو خداوند کی خدمت کرنا چاہتا ہے تو پاک خوف کے ساتھ کر، کیونکہ اگرچہ وہ تیرے بہت قریب ہے، وہ خدا ہے اور تو انسان۔ جب اس کی خدمت کر تو اپنے جوتے اتار دے، کیونکہ جہاں تو کھڑا ہے وہ مقدس زمین ہے۔ عبادت میں جلد بازی نہ کر، نہ اپنی قسموں میں اور نہ عملوں میں۔ خود کو سنوار اور پھر اس کی خدمت کر۔

مگر جب یہ سب کر لے، تو پطرس بے خوفی سے سمندر کی موجوں میں کود پڑتا ہے۔ چاہے غرق ہو یا تیرے، وہ اپنے استاد کے پاس پہنچے گا، اور یوں وہ بہادری سے کنارے کی طرف تیرتا ہے۔ کچھ اسے روک نہیں سکتا۔ وہ بے ساختہ لہروں اور سمندری طوفانوں کو پار کرتا ہے اور اپنے استاد کے قدموں پر پہنچ جاتا ہے۔

آہ! کاش اس جماعت میں بھی کچھ پطرس ہوتے، سچے محبت کرنے والے مسیح کے، جو یہ محسوس کریں کہ مسیح ہمارے درمیان آیا ہے، اور کہیں، "اپنے پیار کے واسطے میں اس کی خدمت کرنے والوں میں سب سے پہلے ہوں گا۔ میں اپنے آپ کو جوش کی چادر میں لپیٹ لوں گا۔ یہ میرا لباس ہوگا اور آج سے میں سب کچھ مسیح کے لیے قربان کر دوں گا۔ اگر کوئی مجھ سے بڑھ کر خدمت کر سکے تو یہ میری کمزوری ہوگی، نہ کہ میری نیت کی کمی۔"

میری شان میں نہیں کہ میں بتاؤں کہ پطرس کون ہے، یا کسی کو کہوں کہ وہ پطرس کی مانند عمل کرے، مگر میں نے دیکھا ہے کہ کلیسا میں کہیں کہیں ایسے مرد و خواتین اٹھ کھڑے ہوتے ہیں جو کہتے ہیں، "ہم اپنے آپ کو خداوند کے لیے وقف کریں گے۔" کبھی کبھی وہ یہ کام مشن کی زمین پر جا کر کرتے ہیں۔ شاید یہاں کوئی نوجوان پطرس ہے جو، کیری اور مارش مین کی طرح، اپنے دل میں آگ جلتے ہوئے محسوس کرتا ہے اور کہتا ہے، "مجھے لازمی ہے اور میں کروں گا، میں ان علاقوں میں مسیح کی تبلیغ کروں گا جہاں ابھی روشنی نہیں پہنچی۔"

ممکن ہے کہ وہی تحفے اور فضل گھر پر بھی کام آئیں، اور شاید میرے درمیان کوئی ایسا ہے جو کہتا ہے—اے کاش میرے پاس سینکڑوں ہوتے جو کہتے، "خدا ہماری مدد کرے، ہم ایسی خدمت میں داخل ہوں گے جو ہماری طاقت سے باہر اور خطرناک معلوم ہوتی ہے، لیکن ہم اسے انجام دیں گے۔ ہم سمندر میں کود پڑیں گے تاکہ اپنے استاد تک پہنچ سکیں۔ ہم کسی بھی خطرے کو جھیل لیں گے تاکہ ہم اس تک پہنچ جائیں۔"

آہ! کچھ لوگ ہمیشہ ہر طرح کے الہی جوش کو دبائے والے ہوتے ہیں، مگر توجہ دے کہ کلیسا کے روشن ترین ادوار وہ ہیں جب خدا کے مقدس بندے عام عقل و فہم کی حدود سے بلند ہو کر مسیح کے لیے وہ کام کر گئے جو سرد مزاج لوگ کبھی نہ کر پاتے۔

اوہ! اے ربّ العالمین، اپنے مقدس شعلے کو اس جماعت میں نازل فرما! میں کبھی آرام نہ پاؤں گا جب تک کہ اس کلیسا سے نکل کر بہت سے ایسے لوگ نہ ہوں جو اپنی جان کو عزیز نہ سمجھیں اور ان جاگیرداروں کے بیچ خوشخبری سنائیں جو خدا کو نہیں جانتے۔ میں حیران ہوں کہ یہ آگ ہمارے دلوں میں پہلے کیوں نہ پھوٹی؟ کیا میری خدمت میں کوئی کمی ہے؟ شاید ایسا ہو۔ پھر میں آسمان کی طرف فریاد کروں گا کہ مجھے بہتر سمجھ عطا کرے۔

لیکن ہرمنز برگ میں، پادری ہارمس کے زیر سایہ، پورا گاؤں مسیح کی خوشخبری افریقہ تک پہنچانے کی شدید تمنا میں مبتلا تھا—اور وہ کشتیوں کے بیڑے میں مشنری بننے کے لیے روانہ ہوئے۔ اور بہت سے لوگ کہتے تھے کہ ہارمس کا یہ جذبہ ایک جنون ہے۔ مبارک ہو وہ جنوں! یہ خدا کے بہت سے خادموں پر نازل ہو۔

موراوین کلیسا میں ماضی کے زمانوں میں کم و بیش ہر رکن مشنری تھا۔ جب وہ کلیسا میں شامل ہوتے، تو اپنے آپ کو کلیسا اور مسیح کے سپرد کر دیتے۔ اوہ! کب ہم اس مقام کو پہنچیں گے؟ اگر سب نہیں تو کم از کم وہ پطرس جو خود کو سمندر میں پھینک دیں تاکہ اپنے آقا تک پہنچ سکیں؟ چونکہ وہ جانتے ہیں کہ خداوند ان کے درمیان ہے، وہ بہادرانہ اور جرات مندانہ کام کریں گے تاکہ اس کے نام کی جلالت ہو۔

لیکن میں اس پر زیادہ نہیں ٹھہروں گا، صرف اگلی بات کروں گا کہ باقی لوگ مسیح تک کیسے پہنچے۔ ہم نے دیکھا کہ پہلے کس نے اسے دیکھا۔ بعد میں سب نے اسے دیکھا۔ ہم نے دیکھا کہ پہلے کس نے اسے پہنچا۔ بعد میں سب نے اسے پہنچا اور میرا خیال ہے کہ دوسرے نے پہلے سے کم نہ کیا۔ باقی شاگرد کیسے آئے؟ چھوٹی کشتی میں—شاید اپنی ماہی گیری کی کشتی میں، جال کھینچتے ہوئے۔

یہی میرا خاص کام لگتا ہے اور میرے عزیز بھائیوں کی اکثریت کا بھی۔ ہم اس کلیسا سے بندھے ہوئے ہیں اور ہمارے ہاتھ میں جال ہے۔ اور اگرچہ میں چاہتا ہوں کہ کبھی کبھار دلیری سے مسیح کے ساتھ قربت حاصل کروں، مگر اکثر مجھے جال کھینچنا پڑتا ہے۔ میں مسیح کے ساتھ روحانی میل جول چاہتا ہوں، مگر میرے ذمہ ہزاروں جانیں ہیں جنہیں آنے والے دن عبادت میں خوشخبری سنائی ہے۔

میں خداوند میں بے حد خوشی چاہتا ہوں، مگر اکثر خدمت کے کاموں میں گھرا رہتا ہوں۔ کوئی نادار روح پریشان ہے، کوئی دل تسلی چاہتا ہے۔ خیر، اگر خداوند ہمیں جال کھینچنے کا حکم دے تو ہم اسے چھوڑیں گے نہیں، بلکہ مضبوطی سے پکڑیں گے، اور اگر ہم تھوڑے سست ہو جائیں تب بھی، اگر ہم اس کے حکم پر عمل کر رہے ہیں، تو ہمارا سست ہونا بھی پطرس کی تیرنے جتنا مقبول ہوگا۔

اور تم میں سے بہت سے عزیز دوستو، اگر تم اپنی روزمرہ کی ذمہ داریوں کو چھوڑ دو تو یہ بڑی غلطی ہوگی۔ تم ماہی گیروں کی مانند ہو جن کے ہاتھ میں جال ہے—تمہیں اسے کھینچنا ہے۔ اگر تم کہو، "میں خود کو مسیح کے سپرد کر دوں گا، میں ساحل کی طرف کشتی چلاؤں گا، میں اپنا کاروبار ترک کروں گا، میں اپنی دنیاوی ذمہ داریاں چھوڑ دوں گا"—تو جب تک میں یہ یقین نہ کر لوں کہ تم واقعی پطرس ہو، میں کہوں گا، "بھائی، واپس جاؤ۔ جال کھینچو۔ اسے ساحل تک لانا ہے۔ یہ تمہارے بچے ہیں۔" اوہ! وہ کتنے ذمہ داری کے بوجھ ہیں اور تم کتنے غلط ہو اگر تم ان کو چھوڑ دو

میں ایک ایسے شخص کو یاد کرتا ہوں جو اکثر گاؤں میں جا کر تبلیغ کیا کرتا تھا مگر اس کے بچے سب سے زیادہ لاپرواہ تھے۔ میں جانتا ہوں کہ اسے اس بارے میں ایک یا دو بار نصیحت کی گئی، مگر اس نے کبھی اصلاح نہ کی۔ جب وہ تبلیغ کر رہا ہوتا، اس کے بچے سڑکوں پر کھیلتے۔ وہ اپنی زندگی میں دیکھتا رہا کہ وہ بچے بدکردار بن گئے اور گناہ اس کے دروازے پر تھا۔

مسیح پر قائم رہو۔ اپنا جال کھینچو اور اپنے اہل خانہ کو اپنے ساتھ لے آؤ۔ یہی تمہاری شدید خواہش ہو کہ تمہارے بچے اس کے حضور پیش کیے جائیں۔ یا اگر تمہارے پاس نوکر ہوں، یا لندن کے کسی علاقے میں چھوٹا سا علاقہ ہو، اپنے کام سے مت بھاگو۔ ایک بھائی نے مجھے کچھ عرصہ قبل لکھا کہ وہ ذہنی کرب میں ہے اور وہ سوچتا ہے کہ کاروبار چھوڑنے تک وہ خوش نہیں ہو سکتا۔ میں نے کہا، "شیطان سے مت بھاگو۔ جہاں ہو وہاں شیطان سے لڑو۔ شیطان کو بتاؤ کہ تم اس سے وہاں لڑو گے جہاں تم "ہو، اور تم اسے وہاں شکست دو گے۔"

آہ! اگر خدا نے اپنی حکمت سے تمہیں نوکر بنایا ہے، تو ٹھیک ہے—نوکر کی حیثیت سے شیطان کو شکست دو۔ اور اگر تم تاجر ہو، تو نہ کہو، "میں یہ کام نہیں کر سکتا اور خدا کی عزت نہیں کر سکتا۔" یہ نہ کہا جائے کہ ہمارا خدا پہاڑوں کا خدا ہے اور وادیوں کا خدا نہیں، اور کہ صرف مخصوص لوگ اور مخصوص جگہیں ہی اسے عزت دے سکتے ہیں۔

نہیں! ہر جگہ تم اپنے آقا کی تعظیم کر سکتے ہو۔ اپنے جال سے منسلک رہو۔ نہیں! ہر جگہ تم اپنے آقا کی عزت کر سکتے ہو۔ اپنے جال کو پکڑے رہو۔ مگر اسے مسیح کی طرف کھینچو۔ آہ! کبھی کبھار کتنا بوجھ ہوتا ہے، اسے مسیح کے نزدیک لانا!—یہ تمام کاروبار اور ساری محنت جو تمہیں کرنا پڑتی ہے—سب کچھ مسیح کے لیے کرنا۔

پھر بھی یہی سچی دین داری ہے—نہ صرف قربانی کے برتنوں کو پاک کرنا، بلکہ ان برتنوں اور گھوڑوں پر لگی گھنٹیوں کو بھی—سب کچھ خداوند کے لیے مقدس بنانا۔ خدا ہمیں فضل دے کہ ہم یہ کر سکیں! وہ ہمیں یہاں وہاں ایک ایک پطرس بھیجے اور ساتھ ہی تم میں اکثریت کو بھی جو اپنے کاموں میں ثابت قدم اور اپنے کاروبار میں محنتی ہو، وہ "روح میں جوشیلے ہوں اور خداوند کی خدمت کریں۔"

اوہ! مبارک وہ کلیسا جو یوں اتفاق سے مسیح کی طرف بہتی رہے اور دل کی گہرائیوں سے پیارے نجات دہندہ کی صحبت طلب کرے—کچھ بے قرار، سب محنتی، اور سب کامیاب

اب یہ بات مجھے ایک قدم اور آگے لے جاتی ہے۔ فرض کرو کہ ہم نجات دہندہ تک پہنچ جائیں، جیسا کہ میں امید رکھتا ہوں، ہر —ایک اپنے مقام کے مطابق

III

مسیح کے حضور آنے کا کیا نتیجہ ہوگا؟ .

تین نتائج۔ پہلا ہوگا تجدید و تازگی۔ وہ ہم سے کہے گا، "آؤ اور کھاؤ۔" آہ! کتنے خوش نصیب ہیں وہ جنہیں مسیح کھلاتا ہے۔ جب ہم نماز کے گھر جاتے ہیں اور منبر کی طرف دیکھتے ہیں تو مایوسی ہوتی ہے۔ لیکن جب ہم ان پہاڑوں کی طرف دیکھتے ہیں جہاں سے ہماری مدد آتی ہے، تو کبھی مایوس نہیں ہوتے۔ کیا مبلغ کچھ کر سکتا ہے جب تک کہ اعلیٰ چرواہا روزانہ کی غذا نہ دے؟

میں بھوکے دلوں سے یوں کہہ سکتا ہوں جیسا کہ اسرائیل کے بادشاہ نے سماریہ کی عورت سے کہا جب وہ قحط کے دنوں میں اپنے بچے کے کھا جانے کی بات کرتی تھی اور بادشاہ سے مدد مانگتی تھی—"اے عورت! اگر خداوند تمہاری مدد نہ کرے تو میں کہاں سے تمہاری مدد کروں؟" اور اسی طرح ہم سب، خیر چاہنے کے سب سے شدید جذبے کے باوجود، جواب دے سکتے ہیں، "اگر خداوند تمہاری مدد نہ کرے تو ہم تمہاری مدد کیسے کریں؟"

نہیں، بھائیو! روحوں کو کھلانا نہ تو رسم و رواج کی طاقت میں ہے اور نہ ہی مبلغوں کی۔ عشائیہ کے میز پر رکھا ہوا روٹی اور شراب ہمیں روحانی طور پر تغذیہ نہیں دے سکتی۔ وہاں روٹی ہے—بس اتنا—شراب ہے—بس اتنا۔ یہ صرف اس وقت ہے جب تم ان کے ذریعے یسوع تک پہنچو—جب تم ظاہری دروازے سے گزر کر باطنی، روحانی درجہ میں داخل ہو—تب ہی تمہاری جانوں کو تسکین ملتی ہے۔

مگر جب تم وہاں پہنچ جاتے ہو، تو اس کی ضیافت کی میز اباشوروش کی ضیافت سے بھی بہتر ہے۔ یسوع کی وہ دعوت ہی سب سے بڑی دعوت ہے، جس میں چکنائی سے بھرپور چیزیں، "مغز سے بھرپور چکنائیاں، اور شراب جو کچھ کر بہترین ہو" شامل ہیں۔

اپنے ماضی کے ان لذت بخش لمحات کی روشنی میں، میرے بھائیو، جب تمہاری جانوں نے شدید خوشی میں دل جلایا ہو—اس سے دعا کرو کہ وہ تمہارے پاس دوبارہ آئے۔ دعا کرو کہ آج رات وہ تمہیں اس تجدید سے نوازے۔ اور یاد رکھو، یہ دعا خود غرضی نہیں ہوگی، کیونکہ وہ تمام قوت جو مسیح کے ساتھ صحبت میں حاصل ہوگی، بعد میں مسیح کی خدمت میں صرف ہوگی۔

پھر بھی، جب تمام شاگرد ہمارے آقا کے پاس آئے اور کھانا کھایا، اگلا کام تھا امتحان۔ یہ خاص طور پر پطرس کے لیے تھا—لیکن یقیناً باقی سب کے لیے بھی سبق تھا—"کیا تُو مجھ سے محبت کرتا ہے؟" یہ پہلا سوال ہے جو ہمیں اپنے عیسائیت کے بارے میں اپنے آپ سے پوچھنا چاہیے، "کیا تُو مجھ سے محبت کرتا ہے؟" دوسرا بھی یہی ہے، اور تیسرا بھی یہی۔ اس کا جواب دو، اور سب کچھ جواب دے دیا گیا۔

قدیم خطیب نے کہا تھا کہ فصاحت کا پہلا جزو ہے انداز بیان یا عمل۔ دوسرا بھی انداز بیان ہے۔ تیسرا بھی۔ اسی طرح ہم کہیں گے کہ ایک حقیقی صحت مند عیسائیت کا پہلا شرط ہے مسیح سے محبت، دوسرا بھی محبت ہے، اور تیسرا بھی محبت ہے۔ ہمارا آقا عام باتوں پر بات نہیں کرتا تھا۔ اس نے ایک اہم موضوع منتخب کیا، اور یہ ہمیشہ اہم ہے—"کیا تُو مجھ سے محبت کرتا ہے؟ کیا تُو مجھ سے محبت کرتا ہے؟ کیا تُو مجھ سے محبت کرتا ہے؟"

پیارے بھائیو، مجھے امید ہے کہ تم ہمیشہ ایمان میں مضبوط رہو گے، لیکن پھر بھی ایمان میں مضبوط ہونا محبت میں مضبوط ہونے کے مقابلے میں کچھ کم ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تم ہمیشہ پاکیزہ زندگی گزارو گے—مگر یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب تم دل سے اسے محبت کرو۔ دل سے زندگی نکلتی ہے۔ وہ ذریعہ ہے—ہماری حرکتیں صرف ندی نالے ہیں۔

تو، اس سوال کو اپنے دل میں گونجنے دو، "کیا تُو مجھ سے محبت کرتا ہے؟" میں خود سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ تم سے بھی گزارش ہے کہ اپنے آپ سے پوچھو۔ تھوڑی دیر رک جاؤ۔ کیا تم مسیح سے محبت کرتے ہو؟ اب کیا کہو گے؟ کیا سچی محبت ہے؟ ایسی محبت جو وہ چاہتا ہے، جو ماں یا بچے کی محبت سے بھی بڑھ کر ہو؟ "کیا تُو مجھ سے محبت کرتا ہے؟"

تم میرے میز کی طرف آ رہے ہو، تم بیتسمہ پا چکے ہو—تم کلیسیا کے رکن ہو—لیکن کیا تم مجھ سے محبت کرتے ہو؟ کیا ایسا ہے؟ میں امید کرتا ہوں کہ تم جواب دے سکتے ہو، "اے خداوند! تُو سب کچھ جانتا ہے: تُو جانتا ہے کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔"

ہاں، میں تجھ سے محبت کرتا ہوں اور تجھ کی عبادت کرتا ہوں؛"
"اے! تُو مجھے اور محبت عطا کر

پھر، آخر کار، نجات دہندہ کے پاس آنے کے بعد، جس نے انہیں تازگی بخشی اور خود احتسابی کی توفیق دی، اگلی چیز یہ تھی کہ اس سے ان کے لیے خدمت کے کمیشن ملے۔

خداوند جب ایک کلیسیا کو برکت دیتا ہے، پہلے اسے برکت کے لیے تیار کرتا ہے۔
کئی ملاح جو ایک سنسان جزیرے پر پہنچے ہوئے ہوں پانی کے لیے تڑپ رہے ہوں، فرض کرو اچانک بارش ہو جائے—تو یہ برکت ضائع ہو جائے گی۔

انہیں اتنا پیاسا ہونا چاہیے کہ وہ پانی آنے پر پکڑنے کا انتظام کریں—ورنہ پانی جلد آ جائے گا اور ضائع ہو جائے گا۔

میں ایسی کلیسیا کو دیکھنا پسند کرتا ہوں جو خدا کی فضل کے لیے اس قدر اذیت میں ہو کہ گویا اس نے ذخیرہ گاہیں تیار کر رکھی ہوں تاکہ فضل آتے ہی ان میں محفوظ کیا جا سکے۔

"جو بکاء کے وادی سے گزرتے ہیں، وہ اسے کنواں بناتے ہیں۔"

وہ "کنواں بناتے ہیں"۔ پانی کنویں میں خود نہیں اٹھتا۔

بارش بھی تالابوں کو بھر دیتی ہے۔" پھر بھی وہ کنویں کھودتے ہیں تاکہ بارش کو رکھ سکیں، اور بارش آتی ہے۔"

یاد رکھو وہ مشہور واقعہ جب اسرائیل اور یروشلم عدو کے بادشاہ کے خلاف لڑ رہے تھے۔ نبی نے جب اپنی بربط اٹھائی اور "روحانی انداز میں بجانا شروع کیا، کہا، "اس وادی کو کھائیوں سے بھر دو۔"

اور وہ حیران ہوئے کہ کیوں؟ مگر انہوں نے وادی کے کنارے کنارے کھائیوں کو کھودا۔ تھوڑے دنوں بعد پانی آ گیا اور وادی بھر گئی، اور لشکر کو تازگی ملی۔

ہم چاہتے ہیں کہ یہ وادی کھائیوں سے بھر جائے۔ ہم چاہتے ہیں کہ کلیسیا کی حیثیت سے ہم برکت کے لیے تیار اور منتظر ہوں۔

دیکھو، مسیح نے پطرس اور تمام رسولوں کو تیار کیا اور کہا، "میرے بچھڑوں کو چالو، میری بھیڑوں کو چالو، میرے ریوڑ کا چرواہا بنو۔"

اور آج رات وہ تم سے کہتا ہے، "کیا میری موجودگی سے تم تازہ ہوئے؟ کیا تم نے اپنے آپ کو پرکھا ہے اور دیکھا ہے کہ تم مجھ سے محبت کرتے ہو؟ اب اپنے کمر کس لو اور کلیسیا کی خدمت کے لیے تیار ہو جاؤ۔"

میں چاہتا ہوں، بھائیو، کہ ہمارے درمیان ایسے مرد و عورت ہوں جو مسیح کی بھیڑوں اور بچھڑوں کا خیال رکھیں۔ مجھے امید ہے کہ یہ ہر جگہ نہیں ہے، لیکن میں نے حال ہی میں ایک نیک بھائی سے ملاقات کی جو بہت عرصہ سے اس عبادت گاہ میں آتا ہے، اور جس سے کسی نے کبھی بات نہیں کی، جیسا کہ اس نے مجھے بتایا۔ میں نہیں جانتا وہ کہاں بیٹھتا ہے۔ کم از کم مجھے لگتا ہے کہ جانتا ہوں، مگر میں تمہیں نہیں بتاؤں گا، کیونکہ پھر کوئی اور جان جائے گا کہ وہ کون ہے۔

لیکن فرض کرو وہ کہیں بھی تمہارے آس پاس بیٹھتا ہے، اور تمہاری اپنی ضمیر اس کا فیصلہ کرے گی۔ کیا ایسا ہونا چاہیے؟ کیا کوئی ہر اتوار آتا رہے اور کوئی اس کا بھائی چارہ سے استقبال نہ کرے، نہ اس کی جان کے بارے میں کوئی بات کرے؟

!آہ! کاش تم اپنے محلے میں، اپنے بیٹھنے کی جگہ کے ارد گرد خیر کرنے کے مواقع تلاش کرو

میں جانتا ہوں کہ ایسے لوگ ہیں جو تم سے بات کرنے کے خواہش مند ہیں، اور وہ حیران ہوتے ہیں کہ تم ان سے بات کیوں نہیں کرتے۔

وہ مسیح کے بچھڑے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کسی مہربان سینے میں اٹھائے جائیں۔

آہ! ان کا خیال رکھو اور ان کی مدد کرو۔

تم نہیں جانتے کہ تمہاری طرف سے مسیح کے نام پر دی گئی ادھی بات کیسے مردہ جان میں زندگی دے سکتی ہے۔

"جیسا کہ ہربرٹ نے کہا، "ایک مصرعہ اسے مار سکتا ہے جسے ایک خطبہ نہیں مار سکا۔

تو تمہاری چھوٹی سی بات مؤثر ہو سکتی ہے جہاں سب سے مخلص عوامی خدمت ناکام ہو جائے۔

آہ! عزیزو، خداوند سست نہیں ہے، ہم سست ہیں۔

اگر ہمارے پاس برکت نہیں ہے، تو ہم کہیں تنگ ہیں، مگر وہ نہیں۔

ہم اپنے دلوں اور ہمدردیوں میں تنگ ہیں۔

وہ یادگار کلام نبی کا کیا ہے؟

تمام عشر میرے گھر میں لاؤ تاکہ میرے گھر میں کھانا ہو؛ اور اب میرے ساتھ آؤ، یوں فرماتا ہے خداوند سب افواج کا، کیا

"میں تم پر ایسی برکت نہ نازل کروں گا کہ وہ اسے رکھنے کے لیے جگہ نہ ہو؟

ہم یہ نہ کہیں کہ ہم خداوند کو آزماتے ہیں کہ وہ ہمیں برکت دے کیونکہ ہم دعا کرتے ہیں۔

وہ آزمائش جو وہ ہم پر ڈالتا ہے، وہ ہے عشر کو خزانے میں لانا—یعنی خدا کا حق جو اس کا ہے۔

کیا میں اپنی دولت میں وہ کم دے رہا ہوں جو مجھے دینی چاہیے؟

کیا میں اپنے وقت میں وہ کم دے رہا ہوں جو مجھے دینا چاہیے؟

کیا میں اپنی صلاحیت میں وہ کم دے رہا ہوں جو مجھے دینا چاہیے؟

اگر میں کچھ رکھتا ہوں جو واقعی خدا کا عشر ہے، تو میں خدا کو آزما نہیں رہا۔

لیکن جب ہم سب اپنی پوری طاقت سے دے رہے ہوں اور کر رہے ہوں، تب ہم خدا کو آزماتے ہیں اور دیکھیں گے کہ آیا وہ

آسمان کے دروازے کھولے گا اور ہمیں ایسی برکت نازل کرے گا کہ ہم اسے رکھ سکیں گے یا نہیں۔

میں تم سے سفارش کرتا ہوں، اے میرے محبوبوں—تم جو ان برسوں سے میری دیکھ بھال کی بھیڑ رہے ہو—وہ تاریخ یاد کرو

جو خدا نے ہمیں ان سترہ سالوں میں دی ہے۔

جب ہم شروع ہوئے تو بہت کم تھے، مگر ہمارے بیچ زندہ بیج تھا، اور زبردست دعا تھی—اور برکت آئی۔

عدل میں ڈراؤنے کاموں کے ذریعے "خدا نے ہمیں جواب دیا۔ لیکن جواب آیا۔"

!پارک اسٹریٹ میں ہماری دعائیہ محافل کیا کیا تھیں! کتنی بار ہم نے خدا کی روح کے زیر سایہ بیٹھ کر آنسو بہائے

!شکر ہے خدا کا کہ روح القدس نے ہم پر سایہ ڈالا! تم میں اس وقت کیا جوش تھا، اور کتنی جانیں مسیح کے قریب آئیں

تب سے وہ ہمیں ایک طاقت سے دوسری طاقت کی طرف لے گیا۔ وہ کبھی ہمیں مایوس نہیں کیا۔

یہ جگہ کبھی خالی یا ویران نہیں ہوتی۔ ہجوم اب بھی کلام سننے آتے ہیں۔

آہ! کیا ہمیں وہی برکت نہ ملے گی جو پہلے ملتی تھی؟ میں امید کرتا ہوں کہ ملے گی۔

اور ملے گی اگر تم سب اپنی پوری ذمہ داری کے ساتھ اپنے بابرکت مالک کی خدمت میں مصروف رہو اور اوپر سے طاقت

طلب کرو۔

ان باتوں کے ذریعے جو تمہارے لیے کیلوں سے ٹھوکے گئے—ان پاؤں کے ذریعے جو تمہارے لیے چھیدے گئے—اس سر

—کے ذریعے جو تمہارے لیے کانٹے کے تاج سے مہکا—اس دل کے ذریعے جس نے تمہارے لیے خون اور پانی بہایا

تمہارے لیے مرنے والے مسیح کے نام سے، میں تم سے التماس کرتا ہوں کہ اپنے آپ کو خدا کے مینار پر چڑھا دو، اور کہو،
 "اب سے ہمارے لیے جینا مسیح ہے۔ مسیح سب کچھ ہے۔ ہم مسلسل یہ کہنا چاہتے ہیں، 'خداوند کو بڑائی ملے۔"

آہ! کاش یہاں کچھ لوگ جو اس بات کو کم جانتے ہیں، اسے جاننے کی تمنا کریں۔
 اے فقیر جان، اگر تم مسیح کو چاہتے ہو، تو مسیح تمہیں چاہتا ہے۔
 اور اگر تم آج رات اسے قبول کرو گے، تو تم اسے پا لو گے۔
 اگر تم ایمان رکھتے ہو کہ یسوع مسیح ہے، اور اسے اپنے نجات دہندہ کے طور پر اپنا ایمان رکھا ہے، تو تم نجات پا چکے ہو۔
 اب اسی کی طرف دیکھو
 خدا تمہاری مدد کرے کہ تم ایسا کر سکو، مسیح کے واسطے۔ آمین۔

تشریح از سی۔ ایچ۔ سپرجن
 لوقا 13:35-35

:آیات 13-15

اور دیکھو، وہی دن دو مرد اُس گاؤں کی طرف جا رہے تھے جس کا نام عمواس تھا، جو یروشلم سے تقریباً ساٹھ استون
 (فیرلونگ) دور تھا۔ اور وہ سب باتیں جو ہو چکی تھیں، اُس میں گفتگو کر رہے تھے۔ اور ہوا کہ جب وہ بات چیت کرتے اور
 بحث کرتے تھے، خود یسوع اُن کے قریب آیا اور اُن کے ساتھ چلنے لگا۔
 جب دو لوگ آسمانی باتوں پر گفتگو کرتے ہیں تو دیر نہیں لگتی کہ تیسرا بھی ان کے بیچ آ جاتا ہے۔ یسوع پاک صحبت کو پسند
 فرماتا ہے، اور وہ ان کے ساتھ ہو جاتا ہے جو اپنی گفتگو میں اسے شامل کرتے ہیں۔

:آیات 16-17

لیکن اُن کی آنکھیں ایسی بند تھیں کہ وہ اسے نہ پہچان سکے۔ اور اُس نے اُن سے کہا، یہ کیا باتیں ہیں جو تم راستے میں ایک
 دوسرے سے کہہ رہے ہو اور تم غمگین ہو؟
 اس سوال کے پہلے حصے کا جواب کچھ ظاہری عیسائی لوگ شرمندگی کے باعث نہ دے سکیں، "یہ کیا باتیں ہیں جو تم ایک
 دوسرے سے کہہ رہے ہو جب تم چل رہے ہو؟
 یہ ضروری نہیں کہ ہر اتوار کی بات چیت بائبل کی بات ہو۔ ہم ہمیشہ خدا کے کاموں پر ویسا بات چیت نہیں کرتے جیسا ہونا
 چاہیے۔ ہم میں سے بہت سے اس میں قصور وار ہیں۔

:آیات 18-19

اور اُن میں سے ایک جس کا نام کلیوپاس تھا، جواباً اُس سے کہا، کیا تُو صرف یروشلم میں آ گیا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ یہاں ان
 دنوں کیا کچھ ہوا ہے؟ اور اُس نے پوچھا، کیا چیزیں؟
 انہوں نے کہا، یسوع ناصری کے متعلق، جو خدا اور تمام لوگوں کے سامنے ایک عظیم نبی تھا، لفظ اور عمل میں۔
 جیسے استاد جو بچوں سے زیادہ جانتا ہے، مگر سوال کرتا ہے تاکہ دیکھے کہ وہ کیا جانتے ہیں، ویسے ہی نجات دہندہ نے
 "پوچھا، کیا چیزیں؟
 انہوں نے جواب دیا، یسوع ناصری کے بارے میں، جو خدا کے حضور اور لوگوں کے سامنے کلام اور عمل میں طاقتور نبی
 "تھا۔
 مجھے کہنا چاہیے تھا، "عمل اور کلام میں۔" تم میری غلطی دیکھ سکتے ہو۔ ہم اسے عام طور پر کہتے ہیں، "کلام اور عمل"،
 کیونکہ ہمارے لئے الفاظ پہلے آتے ہیں، مگر مسیح کے لیے عملی عمل پہلے ہے، اور پھر تعلیم شروع ہوتی ہے۔

:20-24

اور یہ کہ کس طرح سردار کاہنوں اور ہمارے حکمرانوں نے اُسے موت کے سزا کے لیے پیش کیا، اور صلیب پر چڑھایا۔ مگر
 ہم نے اُمید کی تھی کہ وہی تھا جو اسرائیل کو چھڑانے والا تھا۔ اور ان سب باتوں کے علاوہ، آج وہ تیسرا دن ہے جب یہ واقعات
 ہوئے۔ ہاں، اور ہماری جماعت کی کچھ عورتیں بھی ہمیں حیران کر گئی ہیں، جو صبح سویرے قبر پر گئیں؛ اور جب انہوں نے
 اُس کا جسم نہ پایا تو اُنہیں اور کہا کہ انہوں نے فرشتوں کا ایک منظر دیکھا، جو کہتے تھے کہ وہ زندہ ہے۔ اور ہمارے ساتھ
 بعض لوگ قبر پر گئے اور پایا جیسا کہ عورتوں نے کہا تھا؛ مگر وہ خود اسے نہ دیکھ سکے۔
 یہاں انہوں نے اپنی ہی بے ایمانی کے خلاف ایک واضح دلیل پیش کی۔ ان کے پاس عورتوں کا ثبوت تھا، اور اپنی ہی جماعت
 کے مردوں کا ثبوت بھی تھا۔ عورتیں، جنہیں وہ ایماندار جانتے تھے، اور اپنی جماعت کے مردوں پر بھی انہیں شک نہ تھا، مگر
 پھر بھی وہ اُس نتیجے پر نہ پہنچے جو کافی واضح تھا، یعنی کہ یسوع زندہ ہو گیا ہے اور جو کچھ اُس نے کہا تھا، وہ خود کو
 ثابت کر چکا ہے۔

26-25-

پھر اُس نے اُن سے کہا، اے نادانوں، اور دل کے سستوں، جو ان تمام باتوں پر ایمان لانا نہیں چاہتے جو نبیوں نے کہی ہیں! کیا مسیح کو یہ چیزیں سہنی نہیں تھیں، اور پھر اپنی جلال میں داخل ہونا نہیں تھا؟ کیا یہی نہیں جو اُس نے کہا تھا کہ وہ کرے گا؟

28-27-

اور موسیٰ سے شروع کر کے تمام نبیوں تک، اُس نے اُن کو اپنی ذات کے متعلق تمام کتب مقدس کی تشریح کی۔ اور جب وہ اس گاؤں کے قریب پہنچے جس کی طرف وہ جا رہے تھے، تو وہ ایسے ہوا جیسے وہ آگے جانا چاہتا ہو۔ اپنی پوری زندگی میں انہوں نے کبھی اتنا کم فاصلہ طے نہیں کیا تھا۔ اُس کی مقدس باتوں نے سفر کو کچھ بھی نہیں رہنے دیا، اور وہ افسردہ تھے کہ گاؤں نظر آ گیا—خاص طور پر جب انہوں نے دیکھا کہ اُن کا ساتھی آگے جانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

29-

لیکن انہوں نے اُس پر زور دیا، کہ ہمارے ساتھ ٹھہر، کیونکہ شام ہونے کو ہے، اور دن کا وقت بہت گزرا ہے۔ اور وہ اُن کے ہاں ٹھہر گیا۔ اے دانا شاگرد، جب تیرا رب تیرے پاس ہو تو اُسے تھام لینا چاہیے۔ ”میں نے اُسے تھام لیا،“ عروسی کہتی ہے؛ ”میں نے اُسے تھام لیا اور جانے نہ دیا۔“ ایسا ہمارے ساتھ بھی ہو۔

31-30-

اور جب وہ اُن کے ساتھ کھا رہا تھا، اُس نے روٹی لی، دعا کی، روٹی توڑی، اور اُن کو دی۔ تب اُن کی آنکھیں کھل گئیں اور وہ اُسے پہچان گئے؛ اور وہ اُن کی نظر سے اوجھل ہو گیا۔ کبھی کبھی جب تم کسی دوست کو یاد نہیں رکھتے جو بہت بدل چکا ہو، یا جس سے تم بہت دنوں سے جدا ہو، تو کوئی پرانا اور مانوس نشان تمہیں فوراً یاد دلا دیتا ہے اور تم اُسے فوراً پہچان لیتے ہو۔ اب اگر یہ ایک عام کھانا تھا، جیسا کہ شاید تھا، تو یسوع اس طرح شکر یہ ادا کرنے کے عادی تھے کہ وہی اُن کی پہچان بنی۔ کاش ہم ہر مسیحی کو اسی نشانی سے پہچانیں۔ اور اگر یہ واقعی اُس کی اپنی مقدس تقریب تھی، تو پھر بھی وہ جان گئے، کیونکہ کیا یہ مسیح اور اُس کے لوگوں کے درمیان نشان نہیں ہے، اور کیا یہ میز وہ جگہ نہیں جہاں یسوع اپنے محبوب سے ملتا ہے؟ اور اُن کی آنکھیں کھل گئیں اور وہ اُسے پہچان گئے۔ ”مگر وہ اُس رات اُسے مزید نہیں دیکھ سکے۔“

35-32-

اور ایک دوسرے سے کہا، کیا ہمارا دل ہمارے اندر جل نہیں رہا تھا، جب وہ ہمارے ساتھ راستے میں بات کر رہا تھا، اور جب وہ ہمیں کتب مقدس کی تعبیر کر رہا تھا؟ اور فوراً اٹھ کر یروشلم واپس چلے گئے، اور گیارہ کو اکٹھا پایا، اور اُن کے ساتھ جو تھے، وہ کہہ رہے تھے، ”خداوند واقعی جی اٹھا ہے اور شمعون کے سامنے ظاہر ہوا ہے۔“ اور وہ اُن باتوں کو جو راستے میں ہوئیں اور کہ وہ کس طرح روٹی توڑنے میں اُسے پہچان گئے، بیان کرنے لگے۔ کیا وہ اپنے بستر پر گئے؟ دن بہت گزرا تھا—یروشلم میں دیر سے سفر کرنا خطرناک ہوتا تھا۔ اے! چاہے خطرناک ہو یا نہ ہو، وہ خوشی سے اس قدر بھرپور تھے کہ وہ دیکھ کر آئے ہوئے منظر کو دوسروں تک پہنچانا چاہتے تھے۔